ماہنامہ لاہور
نعت
تابش نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
باقاعدہ اشاعت کا 19 واں سال
ماہنامہ
نعت
لاہور
جلد 19
اکتوبر 2006
شمارہ 10
تابشِ نعت
ڈاکٹر سید ریاض حسین گیلانی
ایڈیٹر
راجا رشید محمود
ڈپٹی ایڈیٹرز
شہناز کوثر۔ اظہر محمود
مینیجر
راجا اختر محمود
پبلشر
راجا رشید محمود
ایوانِ نعت
قیمت
پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر نعیم پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ اور ڈیزائننگ: مزاج گرافکس فون: 7230001
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور
فون: 7463684
اظہر منزل نزد چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

شاعرِ نعت کا 40 واں اردو مجموعۂ نعت

تابشِ نعت

راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور

اُجالے

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

یہ جو چشمانِ مُعطّر میں نمی ہے رات دن
پیشِ خالق صورتِ شرمندگی ہے رات دن

میری آنکھوں میں، دماغ و دل کے سب خلیات میں
خانۂ کعبہ ہے، طیبہ کی گلی ہے رات دن

مُفتخر ہوں صبح و شامِ زندگی پر اِس لیے
دشمنانِ دینِ رب سے دشمنی ہے رات دن

شہرِ رب، شہرِ نبی ﷺ کا اس نے پایا راستہ
جس کے افکار و عمل میں راستی ہے رات دن

میری عزّ و وقر کا، فخر و تبختُر کا سبب
حمد و نعتِ مصطفیٰ ﷺ کی شاعری ہے رات دن

ذکرِ توحید و رسالت میں مگن رہتا ہوں میں
میرے دل میں ایک کیفِ سرخوشی ہے رات دن

سربسجدہ جو رہا محمودؔ پیشِ کبریا
اُس کے رُوئے دلنشیں پر تازگی ہے رات دن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جہاں میں جب ہوئی آقا ﷺ کی ذات کی رونق
تو ختم ہو گئی لات و منات کی رونق

نگاہِ عشق سے دیکھو اگر تو قائم ہے
صفاتِ سرورِ عالم ﷺ سے ذات کی رونق

مرے حضور ﷺ سے ہے کائنات کی تخلیق
مرے حضور ﷺ سے ہے کائنات کی رونق

جو دل کی آنکھوں سے دیکھو تو شش جہات میں ہے
نبی ﷺ کی ذاتِ ستُودہ صفات کی رونق

جہانِ دُنیا میں سرور ﷺ کے دم سے قائم ہے
عدم وُجُود کی، موت و حیات کی رونق

شجر ہے حُبِّ رسولِ کریم ﷺ کا دل میں
ہوائے طیبہ سے ہے ڈال پات کی رونق

مرے خیال میں طیبہ کی یادِ دلکش ہے
مری زباں پہ ہے وردِ صلوٰۃ کی رونق

←

زمانے بھر کے دنوں سے کہیں زیادہ ہے
دیارِ آقا و مولا ﷺ میں رات کی رونق

محل ہیں اونچے تو سڑکیں بھی ہیں کھلی، لیکن
نبی ﷺ کے شہر میں ہے اور بات کی رونق

جو اس سفر پہ چلا، مغفرت کی راہ چلا
رہِ مدینہ ہے راہِ نجات کی رونق

نبی ﷺ کے شہر کے ذرّے کو دیکھو تو محمودؔ
کہ اُس نے چاند کی بھی مات کی رونق

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی رضا سے اللہ ری محبّت
خالق کی مُصطفیٰ ﷺ سے اللہ ری محبت

ذکرِ رسولِ رب ﷺ میں صُبح و مسا مگن ہوں
اس ذکرِ دل کُشا سے اللہ ری محبت

اُس نے بچایا ہم کو محشر میں ہر سزا سے
سرکار ﷺ کی ردا سے اللہ ری محبت

محدود تو نہیں ہے سرکار ﷺ کی شفاعت
خاطی سے، پارسا سے اللہ ری محبت

اللہ کی محبت سردارِ انبیاء ﷺ سے
سردارِ انبیاء ﷺ سے اللہ ری محبت

کشتی ہمیں بھنور سے لے جائے گی بچا کر
آقا ﷺ کے اقربا سے اللہ ری محبت

محمودؔ مل رہے گی تجھ کو بقیعِ غرقدؔ
تیری اس ادّعا سے اللہ ری محبّت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچتا ہوں مدینے میں تو لکنت ساتھ رہتی ہے
وگرنہ ہر جگہ میری خطابت ساتھ رہتی ہے

رقم کرتا ہوں جب اسمِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ
تو اک آوازِ تسلیم و تحیّت ساتھ رہتی ہے

کوئی ہوتا ہے جب رطب اللساں آقا ﷺ کی مدحت میں
لطافت ساتھ رہتی ہے، نظافت ساتھ رہتی ہے

سفرِ شہرِ رسولُ اللہ ﷺ کا جس وقت کرتا ہوں
مری "صلِّ علیٰ" کہنے کی عادت ساتھ رہتی ہے

جو ہوتی ہیں گہر افشاں مدینے میں مری آنکھیں
تو پھر سرکار ﷺ کی بارانِ رحمت ساتھ رہتی ہے

محبّانِ پیمبر ﷺ پر کرم ہوتا ہے خالق کا
محبت ساتھ رہتی ہے تو رحمت ساتھ رہتی ہے

سفر کرتا ہوں جب بھی شہرِ خلّاقِ دو عالم کو
تو شہرِ سرورِ کُل ﷺ کی عقیدت ساتھ رہتی ہے

←

نگاہوں میں حنین و بدر و طائف کے مناظر ہوں
تو جو میدان بھی ہو، فتح و نصرت ساتھ رہتی ہے

جہاں آغاز ہوتا ہے کسی بھی کارِ احسن کا
وہاں نامِ نبی ﷺ کی خیر و برکت ساتھ رہتی ہے

میں جب چلتا ہوں راہِ مدحِ سرکارِ دو عالم ﷺ پر
"عجب خوشبو درودوں کی بدولت ساتھ رہتی ہے"

جہاں محمودؔ ذکرِ سرورِ کونین ﷺ ہوتا ہے
خدا سے جو ملی ہے اس کو رفعت، ساتھ رہتی ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تا دمِ مرگ مجھے نعت کا خوگر کر دے
میرے خالق! تو مجھے اتنا ہنرور کر دے

دل میں اُگتے ہیں زیارت سے خوشی کے پودے
دوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ مجھے مضطر کر دے

دیدِ سرکار ﷺ میں مصروف سمجھ کر خود کو
دور ہر طرح کا اندیشۂ محشر کر دے

دیکھی اعجاز نما ہم نے ہوائے طیبہ
صورتِ لعل جو کنکر کو مُوَقّر کر دے

میرے سرکار ﷺ کی رحمت سے نہیں ہے یہ بعید
ذرّۂ پاک کو خورشید کا ہمسر کر دے

انعکاس آقا و مولا ﷺ کی تجلّی کا ہو
کبریا قلبِ محقّر کو منوّر کر دے

جس میں سرکار ﷺ کی الفت کا حوالہ کم ہو
ایسی ہر بات مرے دل کو مکدّر کر دے

←

بھیک آقا ﷺ کی محبت کی عنایت کر کے
مجھ بھکاری کو خداوند تونگر کر دے

جن سے الفت ہے بہت بارِ الٰہا! تجھ کو
اُنؐ کی امّت کو تو منصور و مظفّر کر دے

تجھ کو محمودؔ یہ سونپی ہے خدا نے خدمت
چرچا صلواتِ پیمبر ﷺ کا تو گھر گھر کر دے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نغمہ اُنسِ مصطفیٰ ﷺ کا جب سناتا ہے ضمیر
رنگِ اخلاص و وفا دل پر جماتا ہے ضمیر

دے کے لوری اسمِ آقا ﷺ کی، سُلاتا ہے ضمیر
اِس طرح سے قلبِ مومن کو جگاتا ہے ضمیر

نکتۂ حُبِّ حبیبِ حق ﷺ سُجھاتا ہے ضمیر
جب نہ اُس کی بات کو مانیں، ستاتا ہے ضمیر

مُردہ ہو تو مصطفیٰ ﷺ کے غیر کے در پر رہے
زندہ ہے تو خیر کی راہیں دکھاتا ہے ضمیر

ساتھ اُس بندے کے ہوتا ہے فرشتوں کا پرا
جس کا شہرِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو کے آتا ہے ضمیر

تھامتا ہے دامنِ حُبِّ حبیبِ کبریا ﷺ
ہاتھ یوں حُسنِ مُقدّر کو بڑھاتا ہے ضمیر

عاملِ "صلِّ علیٰ" ہوتا چلا جاتا ہوں میں
روز و شب ایسا سبق مجھ کو پڑھاتا ہے ضمیر

سیرتِ سرکار ﷺ کے پہلو ہوں جس کے سامنے
راز ہائے معرفت اُس کو بتاتا ہے ضمیر

یادِ سرکارِ جہاں ﷺ میں جس کی آنکھیں تر نہ ہوں
دجلۂ اندوہ میں اُس کو بہاتا ہے ضمیر

دل کی دھڑکن کا امیں ہے وردِ اسمِ مُصطفیٰ ﷺ
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ گُنگُناتا ہے ضمیر

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ ہو جاتی ہے گنگ
بولتی ہے روح میری، سر جھکاتا ہے ضمیر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جچے ہیں میری تمنّا کے، ادّعا کے قدم
میں لوں گا حشر میں محبوبِ حق ﷺ کے جا کے قدم

صحابہؓ وہ ہیں کہ چلتے رہے ہیں دُنیا میں
قدومِ سرورِ کونین ﷺ سے ملا کے قدم

نبی ﷺ کے در سے نہ ہاتھ اس کے خالی لوٹے ہیں
نہ سُوجنے بھی کبھی پائے التجا کے قدم

بُلانے والے کی خوشیوں کا کیا ٹھکانا تھا
جو لامکاں پہ گئے شاہِ دوسرا ﷺ کے قدم

کلیمؑ طور کی چوٹی پہ ننگے پاؤں رہے
بمعِ نعل تھے ہر جا پہ مصطفیٰ ﷺ کے قدم

وہ آئے زیرِ قدم ہم درود خوانوں کے
ہمارے سر پہ جو آئیں تو کیوں ہُما کے قدم

خطائیں بے طرح زنجیرِ پا بنیں میری
مگر میں شہرِ نبی ﷺ کو چلا چھڑا کے قدم

←

ہمارے گھر کے سوا کس لیے کہیں رُکتے
نبی ﷺ کے شہر سے آئی ہُوئی صبا کے قدم

ملی جو قبرِ قدومِ حضور ﷺ کی جانب
اُکھڑتے کیوں نہ دعا سے مری، فنا کے قدم

وہ پارساؤں کی یا عاصیوں کی بستی ہو
رسا ہیں ہر جگہ سرکار ﷺ کی عطا کے قدم

یہی تو مجھ پہ ہے محمودؔ مصطفیٰ ﷺ کا کرم
کھڑا ہوں سامنے شیطان کے، جما کے قدم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تو اپنی خواہشاتِ عقیدت شدید کر
خونِ جگر سے نعتِ پیمبر ﷺ کشید کر

آقا ﷺ کے در سے اپنے لیے لا سفارشیں
اس طرح مغفرت کی تو رب سے اُمید کر

رکھنا ہے تجھ کو مجھ سے تعلّق تو اے عزیز!
شہرِ نبی ﷺ کے بارے میں گُفت و شنید کر

خوشنودیٔ نبی ﷺ کے لیے نعت پڑھ سدا
قربان کر کے ذاتی مفادات' عید کر

رکھ نعت' اس کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر عزیز!
رضواں سے اِس طرح سے تو جنّت خرید کر

گر چاہتا ہے مُحسنِ انسانیت ﷺ کا لُطف
اپنے کو خلقِ رب کے لیے تُو مفید کر

محمودؔ تیری آنکھ اور آقا ﷺ کو دیکھ لے؟
دیکھ اپنے آپ کو تو تمنائے دید کر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں ہو تمھارے جوشِ عقیدت میں کچھ کمی
پائی ہے کب حضور ﷺ کی رافت میں کچھ کمی

جس شخص کی نہیں ہے بصیرت میں کچھ کمی
اس کی نہیں نبی ﷺ کی مُحبت میں کچھ کمی

اُفکار جن کے پائیں احادیث سے فروغ
کیونکر ہو اُن کی دانش و حکمت میں کچھ کمی

طیبہ میں تھا تو بات بھی کرنا محال تھا
واپس چلا تو پائی ہے لُکنت میں کچھ کمی

انساں ہوں' جنّ ہوں کہ وحُوش و طیُور ہوں
پائی کسی نے آپ ﷺ کی رحمت میں کچھ کمی؟

احکامِ مُصطفیٰ ﷺ پہ عمل دل سے وہ کرے
پانا جو چاہے ذلّت و نکبت میں کچھ کمی

محمودؔ پہنچا شہرِ نبی ﷺ میں تو تھی بحال
تھی اس سے پہلے اپنی بصارت میں کچھ کمی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدایا! روزِ سعادت کی یوں خبر میں رہوں
نگاہِ حضرتِ سلطانِ بحر و بر ﷺ میں رہوں

یہ چاہتا ہوں کہ دیکھوں نبی ﷺ کے گنبد کو
تو آنسوؤں کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہوں

نبی ﷺ کا شہر ہو چاہت میں، بیگ کندھے پر
خدا کرے کہ ہمیشہ میں یوں سفر میں رہوں

میں ذکر اس لیے کرتا ہوں نورِ سرور ﷺ کا
کہ رات، چھائے جہاں بھر پہ، مَیں سحر میں رہوں

درود میرا وظیفہ ہے اس لیے یارو!
میں چاہتا ہوں کہ سرکار ﷺ کی نظر میں رہوں

میں غیرِ سرورِ کونین ﷺ کی ثنا کر کے
بجائے قصرِ محبت کے، کیوں کھنڈر میں رہوں

مدینے جانے کی خواہش نے یہ دعا پہنی
کہ اس سفر میں رہوں، ورنہ پھر حضر میں رہوں

درودِ پاک سے غفلت کبھی نہیں کرتا
سفر میں ہوں کہ مَیں محمودؔ اپنے گھر میں رہوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل کی دھڑکن جو بنا آپ ﷺ کا نامِ نامی
میرے ہونٹوں پہ رہا آپ ﷺ کا نامِ نامی

وردِ صلوات میں غفلت نہ ذرا بھی کی ہے
جب پڑھا، لکھا، لیا آپ ﷺ کا نامِ نامی

پوچھتے مجھ سے نکیرین نہ جانے کیا کچھ
آ گیا لب پہ خوشا آپ ﷺ کا نامِ نامی

کبریا اُس میں اُتر آنے پہ آمادہ ہے
قلب پر جب سے لکھا آپ ﷺ کا نامِ نامی

لکھنے بیٹھو تو لکھو نعتِ رسولِ اکرم ﷺ
لو تو لو صبح و مسا آپ ﷺ کا نامِ نامی

جب خطاب آقا و مولائے زمانہ ﷺ سے کرے
لے نہ قرآں میں خدا آپ ﷺ کا نامِ نامی

مغفرت میری نہ پھر کیوں متحقق ہو گی
لوں گا جب روزِ جزا آپ ﷺ کا نامِ نامی

تجھ پہ اللہ کا محمودؔ کرم وافر ہو
لے کے تُو دیکھ ذرا آپ ﷺ کا نامِ نامی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ باطن جو کرو سُوئے دیارِ سرکار ﷺ
دیکھ لو عرشِ الٰہی سے اُترتے انوار

وجہِ آسائشِ جاں، وجہِ طرب، وجہِ قرار
دلِ شیدا کے لیے صرف بیانِ سرکار ﷺ

چاندنی چھٹکی ہے طیبہ میں، فضا ہے ضو بار
یہ ہے تسکین و طمانینت و بہجت کا دیار

جس کی جانب ہوئی آقا ﷺ کی نگاہِ رحمت
حبّذا، ہو گیا وہ خُلدِ بریں کا حق دار

کتنی خوبی سے پرو ڈالے مرے آقا ﷺ نے
اک مُواخات کے رشتے میں مہاجر، اَنصار

شہرِ سرکار ﷺ سا ہو گا، نہ ملے گا قریہ
جائیے، دیکھیے جی بھر کے دیار و اَمصار

ہو جو توفیقِ الٰہی تمھیں حاصل، پہنچو
دیکھو طیبہ میں عنایات کا بحرِ زخّار

←

اُمتی اصل میں وہ ہیں جو لُٹا دیتے ہیں
نامِ سرکارِ بہیں جاہ ﷺ پہ اپنا گھر بار

مرحلہ آئے گا میزانِ قیامت کا جب
تب ہمیں ہو گی پیمبر ﷺ کی شفاعت درکار

مجھ کو دُنیا کے شدائد کا نہیں اندیشہ
میرا مامن مرے مولا ﷺ کی ہے شفقت کا حصار

بڑھتے جاتے ہیں، چنو جتنے یہاں سے موتی
ایسا دُربار ہے محبوبِ خدا ﷺ کا دُربار

حوضِ کوثر پہ ملے گا اسے جامِ کوثر
جو ہُوا حُبِّ پیمبر ﷺ کے نشے میں سرشار

تو جو ہے اُمتی آقا ﷺ کا، مٹا دے شر کو
تو جو مومن ہے تو ہر دشمنِ دیں کو للکار

وادیٔ طور میں مُوسیٰ کی تو نعلین اُتریں
پہنچی تا عرش مگر میرے نبی ﷺ کی پیزار

پئے تقلید رہے اُسوۂ آقا ﷺ رہبر
دین کا اس پہ، تو دُنیا کا بھی ہے اس پہ مدار

←

اِکتفا ذکر کا ہو حُبِّ رسولِ حق ﷺ پہ
ورنہ ہر سوچ ہے بے کیف، فضول و بیکار

یہ اثر جس کا مری شبنمی آنکھوں پہ ہے
لُطفِ آقا ﷺ کا ترشّح ہے، کرم کی بوچھار

اس کا تو حشر میں بھی چہرہ چمکتا ہو گا
جس بھی بخت کی قسمت میں ہے طیبہ کا غبار

لوحِ محفوظ پہ مرقوم ہُوا یہ مصرع
''جو نثار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار''

یہ تو ثابت ہُوا قربانیِ علمُ الدّینؒ سے
''جو نثار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار''

ان کے ناموس کی خاطر اِسے قرباں کر دے
زندگی تیری ہے محمودؔ عطائے سرکار ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساری مخلوق، زمین اور زماں اُس پہ نثار
''جو نثار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار''

جس نے سرکار ﷺ کی طاعت میں بسر کر دی عُمر
میرا دل اُس پہ نچھاور، مری جاں اس پہ نثار

اُحُد و بدر میں پامردی جو آقا ﷺ کی تھی
آشتی اُس پہ نثار، امن و اماں اس پہ نثار

شہرِ سرکار ﷺ کے ہر ذرّے کی عالم تابی!
نجم و خورشید و مہِ نور فشاں اس پہ نثار

حَبَّذا مدحتِ معبُوث ﷺ کا ہر مصرعِ تر!
نُطق و لب اس پہ ہیں قربان، بیاں اس پہ نثار

ہے جہاں مسکنِ محبوبِ خدائے عالم ﷺ
ہو جو بس میں تو کروں کون و مکاں اُس پہ نثار

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو جاں دیتا ہے
ہر مسلمان کا ہر عزمِ جواں اس پہ نثار

←

ایک اک فقرہ پیمبر ﷺ کی حدیثِ حق کا!
سب نکات اُس پہ، سب اَسرارِ جہاں اس پہ نثار

عرش منزل ہے مدینے میں۔ ریاضُ الجنۃ
نام لیواؤں کے سب نام و نشاں اس پہ نثار

خاک وہ، جو مرے سرکار ﷺ کے قدموں سے لگی
اُس پہ قرباں مرے والد، مری ماں اس پہ نثار

حشر کے روز شفاعت کا ملے گا تمغا
یہ یقیں وہ ہے کہ ہر وہم و گماں اس پہ نثار

طیبہ جانے کی جو محمودؔ لگن ہے میری
ہر مفاد اُس پہ تو ہر سُود و زیاں اُس پہ نثار

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو پیار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار
"جو نثار احمدِ مُرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار"

وہ بڑی بخت ہے، ہر کام میں جو کرتا ہے
انحصار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

پختہ جس شخص کا ایمان ہُوا طیبہ کے
تاجدار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں جو کر دیتا ہے
جاں نثار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

وہ جو سرکار ﷺ کا دم بھرتا ہے اور کرتا ہے
افتخار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

آپ آئے گی قدم بوسی کو منزل، جس کا
ہو مدار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اُس پہ نثار

جو سمجھتا ہے کہ محمودؔ ہوئے سب اَسرار
آشکار احمدِ مرسل ﷺ پہ، جہاں اس پہ نثار

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنے سرکار ﷺ نے یوں حال ہمارا پوچھا
گویا مہجوریٔ طیبہ میں گزارا پوچھا

یہ حماقت تھی، ملائک سے جو ہم لوگوں نے
بحرِ اَلطافِ پیمبر ﷺ کا کنارا پوچھا

پیار سے اُس نے سُوئے گنبدِ خضرا دیکھا
رب سے جب اپنے غم و رنج کا چارا پوچھا

نام سرکار ﷺ کا لیں گے، جو کسی نے ہم سے
جان و اولاد سے، ہر چیز سے پیارا پوچھا

ہاتفِ غیب نے دُہرائیں نبی ﷺ کی باتیں
مقصدِ زیست اگر ہم نے دوبارہ پوچھا

اس کی آقا ﷺ کی طرف سمت نُما تھی انگلی
ہم نے قدسی سے جو محشر میں سہارا پوچھا

ہاتھ کفّار کے مُسلم نے خُودی کو بیچا
اِس تجارت میں ہُوا کتنا خسارہ؟ پوچھا!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ سُن لیجیے فریاد رسولِ اکرم ﷺ
کیجیے ناشاد کو بھی شاد رسولِ اکرم ﷺ

موت کے بعد ملے مجھ کو بقیعِ غرقد
آپ فرمائیں اگر صاد رسولِ اکرم ﷺ

آپ تشریف جو لے آئیں کہیں قسمت سے
خانۂ دل بھی ہو آباد رسولِ اکرم ﷺ

مجھ کو دیتی ہے عجب کیف و سکون و راحت
آپ کی محفلِ میلاد رسولِ اکرم ﷺ

جو غلام آپ کے ہیں، ازرہِ شفقت ان کو
غم سے فرمایئے آزاد رسولِ اکرم ﷺ

آپ کے حکم سے پاتے ہیں رہائی عاصی
میرے حق میں بھی ہو ارشاد رسولِ اکرم ﷺ

دشمنِ اسلام کے پکّے ہیں نصاریٰ و یہود
آپ کی چاہیے امداد رسولِ اکرم ﷺ

اپنے اعمال کے باعث ہوئے مُسلم رُسوا
ویسے تو کم نہیں تعداد رسولِ اکرم ﷺ
آپ کی نعت جو محمودؔ کہا کرتا ہے
پائے جبریلؑ سے وہ داد رسولِ اکرم ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری خطا عطائے نبی ﷺ سے لپٹ گئی
پیشانی جب غبارِ مدینہ سے اَٹ گئی
آقا ﷺ کی یاد ہی میں بسر ہو مزا یہ ہے
کٹنے کو یوں تو زندگی ہر اک کی کٹ گئی
آقا ﷺ روانہ جب ہُوئے معراج کے لیے
ہر کائنات حکمِ خدا سے سمٹ گئی
احزاب میں دُعائے نبی ﷺ کا اثر ہُوا
تدبیر کافروں کی اُنھی پہ اُلٹ گئی
آیا جونہی بُلاوا رسولِ کریم ﷺ کا
اڑچن ہر ایک راہ کی فی الفور ہٹ گئی
پہنچا تھا حکمِ ربّ جہاں "لَا تَفَرَّقُوْا"
ٹکڑوں میں کیسے اُمّتِ سرکار ﷺ بٹ گئی
محمودؔ میری زندگی رخشندہ تر ہوئی
ظلمت جو تھی وہ نامِ پیمبر ﷺ سے چھٹ گئی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انساں پہ ہیں حضور ﷺ کے احسان سب کے سب
پہچان پایا ہے مرا وجدان سب کے سب

پاتا رہا ہوں اذنِ حضوری حضور ﷺ سے
ہوتے رہے ہیں متقی حیران سب کے سب

آلام و مشکلات کو سمجھیں کہ ختم ہیں
شہرِ نبی ﷺ کو جائیں پریشان سب کے سب

یہ امتیاز نعت سراؤں ہی کا نہیں
مدحت سرا ہیں ان ﷺ کے مسلمان سب کے سب

اصحابؓ شاعر شانِ نبی ﷺ میں تھے تر زباں
ابنِ رواحہؓ، کعبؓ اور حسانؓ۔ سب کے سب

جتنے گناہ گار بھی ہیں اُن ﷺ کے اُمتی
بخشے گا ان ﷺ کے صدقے میں رحمان سب کے سب

ایمان کوئی لایا، نہ لایا حضور ﷺ پہ
ممنون ان ﷺ کے دل سے ہیں انسان سب کے سب

←

ملتے ہیں جو نبی ﷺ کی احادیث میں ہمیں
ہیں واجبُ الاذعان وہ فرمان سب کے سب

تو عترتِ نبی ﷺ کے سفینے پہ بیٹھ جا
تجھ سے چھپیں گے دہر کے طوفان سب کے سب

ہیں صرف ربِّ ہر دو جہاں کے حبیب ﷺ کے
انسانیت پہ جتنے ہیں احسان۔ سب کے سب

یہ وہ ہیں، جن کے لب پہ ثنا آپ ﷺ کی نہیں
دشمن رسولِ رب ﷺ کے تُو پہچان سب کے سب

مشکل سمجھ رہے ہیں مسلماں نہ جانے کیوں
اَحکام ہیں حضور ﷺ کے آسان سب کے سب

ہر شعر میں ملے گی ثنائے حضورِ پاک ﷺ
چاہو تو دیکھ لو مرے دیوان سب کے سب

قسمت سے جب پہنچ گیا شہرِ حضور ﷺ میں
محمودؔ میرے نکلے ہیں ارمان سب کے سب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حمد گوئے لم یزل ہوں، مادحِ سرکار ﷺ ہوں
میں "بلیٰ" کہنے کے دن سے صاحبِ اقرار ہوں

مال و زر کی بات ہو تو گو بہت نادار ہوں
پر نبی ﷺ کے اُنس کی پوچھو تو میں زردار ہوں

حکم کی تعمیل کرنے میں ہے عافیت مری
ان کے کہنے میں جو ہوں تو صاحبِ کردار ہوں

دوستدارانِ پیمبر ﷺ میرے سر کا تاج ہیں
دشمنانِ دینِ پیغمبر ﷺ سے میں بیزار ہوں

ربِّ عالم مجھ کو دے توفیق، میں نعتیں کہوں
مصطفیٰ ﷺ مجھ کو صحت دے دیں کہ میں بیمار ہوں

احتیاجِ خمر دُنیا میں، نہ جنّت میں مجھے
نشۂ اُنسِ رسولِ حق ﷺ سے جب سرشار ہوں

حشر کے دن کی بھی بھاتی ہے یہ خوشخبری مجھے
عالمِ رؤیا میں بھی میں طالبِ دیدار ہوں

←

میں کہاں اور عالمِ انوار کی عزت کہاں
یہ کرم سرکار ﷺ کا ہے، حاضرِ دربار ہوں

رکھتا ہوں فانی جسد، مجھ کو فنا ہونا تو ہے
پر کرم ہائے پیمبر ﷺ سے بقا آثار ہوں

شاعری، تحقیق، تدوین، اور پھر تنقید کیا
جس کا فن نعتِ پیمبر ﷺ ہے، میں وہ فنکار ہوں

خادمانِ مصطفیٰ ﷺ کا نام لیوا ہو گیا
یوں محبانِ رسولِ رب ﷺ کا پیروکار ہوں

چھوڑ بیٹھا ہوں طریقِ سرورِ عالم ﷺ کو میں
اس طرح گویا شکارِ نکبت و ادبار ہوں

بات یوں بنتی نظر آتی ہے میزاں پر مری
شافع آقا ﷺ ہیں جو میں محوِ عصیاں کار ہوں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم حضور ﷺ کا دیکھا جزا کا پس منظر
مری خطا ہے نبی ﷺ کی عطا کا پس منظر

ہے پیشِ منظرِ حُبِّ نبی ﷺ خدا کی حمد
نبی ﷺ کی نعت خدا کی ثنا کا پس منظر

اُٹھایا لطف جو سجدوں کا شہرِ سرور ﷺ میں
سمجھ میں آ گیا "قَالُوْا بَلٰی" کا پس منظر

جو ابرِ لُطفِ رسولِ کریم ﷺ اُمڈا ہے
ہیں اشک ہائے محبّت گھٹا کا پس منظر

خیالِ زُلف و رُخِ صاحبِ دنٰی کرتا
سمجھا ہو جو پگاہ و مسا کا پس منظر

بجائے اقصیٰ جو کعبہ ہمارا قبلہ ہُوا
نظر میں لائیے اُس فیصلہ کا پس منظر

بہت سی محفلیں نعتِ نبی ﷺ کی یوں بھی ہیں
ہے جلبِ مَنْفَعَت و زر ریا کا پس منظر

یہی یقیں تو ہے محمودؔ کا مدارِ حیات
ہے پانی طیبہ کا، آبِ بقا کا پس منظر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ رسولِ پاک ﷺ کو ہے مُستقِل سفر
ہر دُوسرا سفر ہے مجھے جاں گُسِل سفر

یادِ نبی ﷺ حضر میں مری حرزِ جاں رہی
اور ہر سفر بھی اُنس پہ تھا مشتمل سفر

دھڑکن قدم قدم ہے اسی رہ پہ گام زن
اسمِ رسولِ پاک ﷺ کو کرتا ہے دل سفر

بنکاک کو نہیں، سُوئے طیبہ ہے میرا رُخ
تقدیر میں نہیں ہے کوئی مُبتذِل سفر

باقی نبی ﷺ کے سایے کا مضمون رہ گیا
سُوئے بہشت کر گیا پہلے ہی ظِل سفر

جاؤں گا جب میں طیبۂ سرکار ﷺ کی طرف
زخمِ فراق کو کرے گا مُندمِل سفر

دفنِ بقیع ہے جو مری منزلِ مراد
ہونا ہے ختم اس پہ مرا مستقِل سفر

محمودؔ جاری ہے سُوئے شہرِ حضورِ پاک ﷺ
عصیاں شعاریوں پہ مرا منفعِل سفر

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے جب خالق سے چاہا امتیاز
مدحتِ سرور ﷺ کا پایا امتیاز

پاس بُلوایا شبِ اسرا انھیں
مل گیا خالق سے ایسا امتیاز

اختیار آقا ﷺ کو ہے دونوں جگہ
رکھتی ہیں دُنیا و عُقبیٰ امتیاز

عالمِ انسانیت کے واسطے ہے مرحبا!
آمدِ آقا ﷺ سے پیدا امتیاز

پائے گا اُن کی معیّت خُلد میں
رکھتا ہے سرور ﷺ کا شیدا امتیاز

حمدِ رب ہے اپنی وجہِ ابتہاج
مدحتِ سرکار ﷺ اپنا امتیاز

اُس جگہ تشریف فرما ہیں نبی ﷺ
رکھتا ہے دُنیا سے طیبہ امتیاز

نعت کا محمودؔ جو شاعر ہُوا
سب نے اس بندے کا دیکھا امتیاز

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو لوحِ مُقدّر پہ مری، مرقوم ہوتا ہے
وہ پہلے سے رسولِ پاک ﷺ کو معلوم ہوتا ہے

عیاں اُن پہ رضائے حق کا ہر مفہوم ہوتا ہے
کہ جو رازِ مشیّت ہے، انھیں معلوم ہوتا ہے

خزائن جب درِ سرکار ﷺ سے تقسیم ہوتے ہیں
محبّت کا جو بندہ ہے، وہ کب محروم ہوتا ہے

گدا ان کا ہے ثروت مند شاہانِ زمانہ سے
ہر اک خادم رسُولُ اللہ ﷺ کا، مخدوم ہوتا ہے

شفاعت کی نظر سرکار ﷺ جب کرتے ہیں اُس جانب
مری فردِ عمل سے ہر گنہ معدوم ہوتا ہے

نہ کرنا "ضَال" کا "گمراہ" کی صُورت میں تم معنیٰ
خدائے پاک کا تو ہر نبی معصوم ہوتا ہے

حضور ﷺ! اب تو مسلماں کرتے جاتے ہیں دھڑلّے سے
ہر ایسا کام جو اسلام میں مذموم ہوتا ہے

یقیناً اس طرف کو دیکھتے ہیں سرورِ عالم ﷺ
عقیدت نامۂ محمود جب منظوم ہوتا ہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنائے غیرِ حبیبِ خدا ﷺ سے کیا حاصل
جو ایسی کی گئی کوشش، وہ ساری لاحاصل

رہا حضور ﷺ کا جس کو بھی آسرا حاصل
خدائے پاک کا تھا اُس کو اِعتنا حاصل

حضورِ پاک ﷺ کے دربار سے ملا سب کچھ
ہُوا یہیں سے خدا کا مجھے پتا حاصل

سنائی خواب میں اک نعت اپنے آقا ﷺ کو
تو کی بُصیریؒ خوش بخت نے رِدا حاصل

نبی ﷺ کے شہر کی خاکِ عزیز سے لوگو!
ہر ایک عارضے کی تم کرو شفا حاصل

کیا عمل جو حبیبِ خدا ﷺ کے حکموں پر
تو کی ہے آپ نے خوشنودیٔ خدا حاصل

جو شہرِ آقا و مولا ﷺ کا پانی میں نے پیا
اسی سے روح کی مجھ کو ہوئی غذا حاصل

←

مدینے ہی سے ملا کرتی ہے مجھے ہر شے
خدا کرے ہو یہیں سے مجھے قضا حاصل

مجھے تو نعت مدینے میں لے کے آتی ہے
غزل سرائی سے لوگوں کو کیا ہُوا حاصل

میں مُفتخر جو ہوا محمودؔ کیوں نہ مُشتہر کروں
کہ نعت گوئی کا اعزاز کر لیا حاصل

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو تیرا دل درِ سرکار ﷺ کو مُطاف کرے
تو اُن کا نور تری سمت اِنعطاف کرے

مرے نبی ﷺ کے سوا اور کوئی ہے ایسا؟
"جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے"

جو کوئی آقا و مولا ﷺ کا نام لیوا ہے
کہے تو سچ کہے اور بات صاف صاف کرے

کسی کو اسمِ پیمبر ﷺ جو اس پہ لکھنا ہو
تو اپنی لوحِ تفکّر کو پہلے صاف کرے

کہے جو شانِ نبی ﷺ سے فرو کوئی فقرہ
تو گویا حکمِ خدا سے وہ اِنحراف کرے

نبی ﷺ ہیں مومنوں کے واسطے رؤف و رحیم
حقیقتوں سے کوئی کیسے اختلاف کرے

درِ نبی ﷺ پہ جسے حاضری کی خواہش ہو
وہ پہلے قصرِ انا میں کوئی شگاف کرے

←

زباں پہ جس کی درودِ رسول ﷺ جاری ہُوا
کبھی یہ ہو نہیں سکتا کہ لام کاف کرے

جسے صحابہؓ سرکار ﷺ سے محبّت ہے
وہ اہلِ بیتِ پیمبر ﷺ سے اِنحراف کرے

نگاہِ صِدق سے دیکھے جو غیر مُسلم بھی
تو کیوں نہ عظمتِ آقا ﷺ کا اعتراف کرے

مرا وہ طیرِ تخیّل ہے جو ہمہ اوقات
رسولِ پاک ﷺ کے مقصورہ کا طواف کرے

عجیب کیف و سرور و نشاط وہ پائے
قریبِ صُفّہ اگر کوئی اعتکاف کرے

کوئی نگاہِ حقیقت شناس رکھتا ہو
تو کیسے بات وہ سرکار ﷺ کے خلاف کرے

نہیں ہے کوئی بھی محمودؔ میرے آقا ﷺ سا
زِ راہِ لُطف جو دشمن کو بھی معاف کرے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ حق جو جلوہ مرے رب کا انکشاف کرے
وہی نورانیتِ آقا ﷺ انکشاف کرے

کیا مدینے کو میزاب کا رُخِ انور
نبی ﷺ سے پیار کا یوں کعبہ انکشاف کرے

یہ مخمصہ ہُوا "والنّجم" سُورہ سے ظاہر
چھپائے بات کو کوئی یا انکشاف کرے

بہشت زائرِ خوش بخت پر ہُوئی واجب
ریاضِ جنّۃ کا نظّارہ انکشاف کرے

یہاں تو ہر قدم اپنائیت کا پہرہ ہے
زمینِ طیبہ کا ہر ذرّہ انکشاف کرے

نبی ﷺ کے نام پہ مرنا ہی زندہ رہنا ہے
یہ علمؒ الدینؒ سا فرزانہ انکشاف کرے

تجھے زیارتِ سرکارِ کائنات ﷺ ہوئی
جو تو نے دیکھا ہے، وہ سپنا انکشاف کرے

←

نبی ﷺ سے ملنا تو خالق کی اپنی خواہش تھی
یہ اُس کا آپ ﷺ کو بُلوانا انکشاف کرے

خدا کے قُرب کی صورت حضور ﷺ نے دیکھی
دنَا کا اُٹھا ہُوا پردہ انکشاف کرے

نبی ﷺ ہیں خالقِ عالم کی اوّلیں تخلیق
یہ جبرئیلؑ سا ہرکارہ انکشاف کرے

زبانِ سرورِ کونین ﷺ اُس کو کہتے ہیں
"جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے"

تری تو مغفرت محمودؔ اب مُسلّم ہے
یہ تیری نعت کا ہر نغمہ انکشاف کرے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے جتنے مری زندگی میں رنگ بھرے
بہ فیضِ قبۂ خضرا ہوئے وہ سارے ہرے

نڈر ہے طاعتِ سرور ﷺ جو کرنے والا ہے
ڈرے کوئی تو وہ ناکردہ کاریوں سے ڈرے

بتاؤ گر کوئی اُس سے زیادہ زندہ ہو
جو حفظِ حُرمتِ سرکارِ ہر جہاں ﷺ میں مَرے

جبیں جھکائے جو اَحکامِ سرورِ دیں ﷺ پر
برائے سجدہ وہ سر کو خدا کے آگے دھرے

جو نکلے سیر کو آقا حضور ﷺ رات کے وقت
گئے حدودِ زمان و مکاں سے آپ ﷺ پرے

نزُول پائے جو بارانِ لطفِ آقا ﷺ کا
وہ اس سے دامنِ قلب و نگاہ و روح بھرے

ہے دفنِ طیبۂ سرکار ﷺ مغفرت کی سَنَد
تمنّا کس لیے احقر نہ یہ خدا سے کرے

ہیں نعت گو فقط محمودؔ قابلِ تقلید
بحُورِ شعر میں یوں تو بہت سے لوگ تَرے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زباں پہ جس کی درودِ رسولِ پاک ﷺ رہے
تو پھر وہ اپنی سعادت پہ کیوں نہ اترائے

اکھٹے اقصیٰ میں جب انبیاءؑ ہوئے سارے
جو آئے پیچھے سبھوں سے کھڑے ہوئے آگے

حبیبِ خالقِ عالم ﷺ جو لامکاں کو چلے
مسلسل آتے تھے آوازے "اُدْنُ مِنّیْ" کے

نتیجہ نکلا ہے قرآن کی تلاوت سے
خدائے پاک کو آقا حضور ﷺ ہیں پیارے

ڈرے تو مہرِ قیامت سے کوئی اور ڈرے
کہ ہم تو ہوں گے درودِ نبی ﷺ کے سایے تلے

دیا وہ نُطق مرے مصطفیٰ ﷺ کو خالق نے
"جو غیب کی کئی باتوں کا انکشاف کرے"

بُلایا پھر سے ہے محمودؔ کو پیمبر ﷺ نے
صبا یہ لائی ہے پیغام شہرِ آقا ﷺ سے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرے گا جو کوئی بھی شہرِ مصطفیٰ ﷺ کا ادب
وہی تو ہے جو کرے مرضیِ خدا کا ادب

وفا شعار کرو سرورِ دو عالم ﷺ سے
فرشتے کرتے ہیں سرکار ﷺ سے وفا کا ادب

ہر ایک مومنِ دینِ خُدا پہ لازم ہے
رسولِ پاک و مکرّم ﷺ کے اقربا کا ادب

ہمیں بچائے گا نارِ جحیم دوزخ سے
حبیبِ ربِ دو عالم ﷺ کی ہر عطا کا ادب

جو رب تک آتی ہے سرکار ﷺ کے وسیلے سے
فرشتے کرتے ہیں ایسی ہر اک صدا کا ادب

قیام گاہ رہی ہیں حضور ﷺ کی دونوں
ہے شہرِ رب میں بہت ثور کا، حرا کا ادب

عمل جو سنّتِ محبوبِ رب ﷺ پہ کرتے ہیں
رچا ہے میرے سراپا میں اولیاؑ کا ادب

←

ہے خاکِ طیبہ کے ذرّاتِ محترم کے لیے
قسم خدا کی، مرے دل میں انتہا کا ادب

ملے گی مجھ سے یقیناً نبی ﷺ کے قدموں میں
ہے میرے دل میں اسی واسطے قضا کا ادب

فضائے جاں میں تعطّر بکھیر دیتا ہے
دیارِ سرور و سرکار ﷺ کی فضا کا ادب

کریں گے راہ نما جو حدیثِ آقا ﷺ کو
کریں گے باپتا کا اور ماتا کا ادب

نبی ﷺ کے حکم پہ چلنا ہی پارسائی ہے
درست ہے، جو کریں لوگ پارسا کا ادب

یہاں بنائی پیمبر ﷺ نے مسجدِ اوّل
ہے میرے دل میں اسی واسطے قُبا کا ادب

دلِ رشیدؔ میں گھر کر چکا ہے بے شُبہہ
رسولِ پاک ﷺ کے کوچے کے ہر گدا کا ادب

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بلائیں گے تجھے سرور ﷺ کسی دن
سُنے گا تیری بھی داور کسی دن

لُٹاتا رہ گُہر یادِ نبی ﷺ میں
عطا ہو گا تجھے کوثر کسی دن

مری صحّت کی خاطر مجھ کو آقا ﷺ
عطا فرمائیں گے چادر کسی دن

بنوں مثلِ اُحُد جنّت کا باسی
پڑے سرکار ﷺ کی ٹھوکر کسی دن

بڑھے گی شہرِ طیبہ میں بصارت
صلہ پائے گی چشمِ تر کسی دن

جُھکا یادِ رسولِ حق ﷺ میں ایسے
نہ اُٹھے گا مرا یہ سر کسی دن

تمنّائے اجابت میں تُو کرنا
دعا "صلِّ علیٰ" پڑھ کر کسی دن

میں پڑھتا ہوں کتابِ اُنسِ سرور ﷺ
سبق ہو جائے گا اَزبَر کسی دن

پیمبر ﷺ کی زیارت کا یقیں ہے
یہ ہو گا لُطف احقر پر کسی دن

میں جتنے دن مدینے میں رہا ہوں
نہیں یاد آیا اپنا گھر کسی دن

ہمیشہ کے لیے قدموں میں رکھ لیں
کرم فرمائیں پیغمبر ﷺ کسی دن

دعا یہ ہے کہ طیبہ میں رسا ہوں
اکھٹے اظہر و اختر کسی دن

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات پہنچی جو چشمِ پُرنم تک
پہنچا سرکار ﷺ کا کرم ہم تک

یہ جو چوکھٹ ہے اپنے آقا ﷺ کی
ہم نہ چھوڑیں گے آخری دم تک

جائے گی ہجرِ شہرِ سرور ﷺ میں
میری آنکھوں کی بات شبنم تک

تھا نہ بین السّطور ذکرِ نبی ﷺ
بات واضح سے آئی مُبہم تک

جب بلائیں گے سرورِ عالم ﷺ
جائیں گے ہم تنُّور و زمزم تک

انبیاءؑ کا چلا ہے آدمؑ سے
سلسلہ رحمتِ دو عالم ﷺ تک

راہِ سرکار ﷺ چھوڑ بیٹھے ہیں
لائی تقدیر موجۂ غم تک

ہم کہ پستی میں گر چکے آقا ﷺ
بیش سے چل کے آ گئے کم تک

بے یقینی حضور ﷺ چھائی ہے
چھن گیا ہم سے عزمِ محکم تک

منزلِ حق رسی پہ ہے محمودؔ
جب رسا ہے رسولِ اکرم ﷺ تک

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

- کرتے ہیں دست بستہ جہاں تاجور قیام
محمودؔ تو بھی مصطفیٰ ﷺ کے در پہ کر قیام

- یادِ نبی ﷺ میں سر نہ کیوں اُن کے جھکے رہیں
کرتا ہے جن کے دل میں قیامت کا ڈر قیام

وِردِ درودِ پاک جہاں پر ہُوا کرے
ممکن نہیں، کرے وہاں شرّ و ضرر قیام

- دیکھا ہے میں نے شہرِ رسولِ کریم ﷺ میں
روضے کے پاس رات کو کرتا قمر قیام

رہتا ہوں شہرِ آقا و مولا ﷺ میں کافی دن
شہرِ خدا میں کرتا ہُوں میں مختصر قیام

- مکّہ میں مَیں رہا تو سفر کی تھی کیفیت
شہرِ نبی ﷺ میں میرا تھا شکلِ حضر قیام

دن بھر کی بھاگ دوڑ میں مت رب کو بھولنا
کرنا نبی ﷺ کی یاد میں پچھلے پہر قیام

←

- اُس در پہ با ادب مَیں کھڑا کیوں نہ ہوں، جہاں
کرتا تھا جبرئیل سا پیغام بر قیام

سجدے سے وہ نظر کو اُٹھاتے نہیں کبھی
کرتے درِ نبی ﷺ پہ ہیں یوں دیدہ ور قیام

محفل کے بعد ہم نے یہ دیکھا ہے دوستو!
وقتِ سلام کرتے ہیں سارے بشر قیام

- روکا خدا نے اُن کو محبّت کے زور سے
کرتے تھے ساری رات جو خیرُ البشر ﷺ قیام

- سرور ﷺ کے قُبّہ پر تو ٹھہرتی نہیں کبھی
چوکھٹ پہ کرتی ہے مگر میری نظر قیام

- نامِ نبی ﷺ جو سن کے بھی گردن نہ خم کریں
ایسوں کے سامنے کرو با کرّ و فر قیام

- صُفّہ ہے جس طرف، اُدھر سجدے میں سر کو رکھ
جس سمت ہے مُواجہہ اُس سمت کر قیام

- محمودؔ یاد ہے مجھے با عجز و انکسار
آقا ﷺ کی بارگاہ میں رقت اثر قیام

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کی یادوں کی طہارت ہے شب و روز
آنکھوں میں عقیدت کی طراوت ہے شب و روز

لب پر جو مرے "صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا" ہے
تو روح و دل و جاں میں سکینت ہے شب و روز

حاجت سے نہیں خالی کوئی رات، کوئی دن
آقا ﷺ کی عنایت کی ضرورت ہے شب و روز

کیا دھوپ کا اور بارشِ زحمت کا خطر ہو
سر پر جو مرے چترِ رسالت ہے شب و روز

خالی مرا اک لمحہ نہیں ذکرِ نبی ﷺ سے
حاصل یہ مجھے ایک سعادت ہے شب و روز

مصروف مَیں کتنا بھی رہوں، نعت کہوں گا
اِس کام کی خاطر تو فراغت ہے شب و روز

محمودؔ محب اُس کے نبی ﷺ، اِن کا خدا ہے
یہ سامنے اعجازِ حقیقت ہے شب و روز

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے ہُوا جہان میں سرکار ﷺ کا ظہور
بعد اُس کے، ہر اک ثابت و سیّار کا ظہور

سرکار ﷺ کے ظہور ہی سے کلفتیں چھٹیں
پہلے تو ہر طرف رہا اِدبار کا ظہور

پہلے معانِدت تھی، لڑائی کا تھا سماں
آقا ﷺ کے دم قدم سے ہُوا پیار کا ظہور

سیرت تھی پہلے آپ کی، تبلیغ بعد میں
رُشد و ہُدیٰ سے پہلے تھا کردار کا ظہور

ربِّ جہاں کے لُطف و عطا کے سبب ہُوا
نعتِ نبی ﷺ میں نُدرتِ افکار کا ظہور

وہ رہنمائے نعت سرایانِ عصر ہیں
نعتِ بُصیریؒ سے ہُوا معیار کا ظہور

محمودؔ دیکھتا ہے زمانہ بصد خلوص
شہرِ نبی ﷺ میں رات دن انوار کا ظہور

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے لطفِ نبی ﷺ اُنس کے مذہب پہ یقیناً
ہوتا ہے کرم اُن کا مؤدّب پہ یقیناً
محشر میں ہوں زُہّاد کہ عاصی ہوں۔ کوئی ہو
فرمائیں گے سرکار ﷺ کرم سب پہ یقیناً
طیبہ جو اُسے سرورِ عالم ﷺ نے بنایا
رحمت تھی یہ سرکار ﷺ کی یثرب پہ یقیناً
لیکن ہے سبب اس کا فقط حرفِ پیمبر ﷺ
ایمان تو احقر کا بھی ہے رب پہ یقیناً
روشن جو نظر آتا ہے یہ صبح کا تارا
آقا ﷺ کا قدم تھا اسی کوکب پہ یقیناً
جو نعت نہیں کہتا غزل گوئی کا رسیا
لے آئیں گے اُس شخص کو ہم ڈھب پہ یقیناً
محمودؔ مجھے فخر ہے اس سنّتِ رب پر
ہر وقت ہے یوں "صلِّ علیٰ" لب پہ یقیناً

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جو دربارِ پیمبر ﷺ میں بتایا لمحہ
میرے نزدیک وہی ایک ہے سچّا لمحہ
پایا محمودؔ نے اک رات اک ایسا لمحہ
اُس نے دیکھا کہ جہاں بھر پہ وہ پھیلا لمحہ
نورِ سرکارِ دو عالم ﷺ سے جو چمکا لمحہ
روشن اُس سے مِری دُنیا کا ہے لمحہ لمحہ
سب کو فرمائیں عطا آقا و مولا ﷺ لمحہ
میں نے سرکار ﷺ کی بستی میں جو پایا لمحہ
میرے ہونٹوں پہ نہ ہوں "صلِّ علیٰ" کے نغمے
مجھ کو خالق نہ دکھائے کوئی ایسا لمحہ
درِ سرکار ﷺ پہ جب ہاتھ ہمارا پھیلا
دستِ خواہش میں بہت زور سے مچلا لمحہ
شہرِ آقا ﷺ میں نہ محمودؔ کو معلوم ہُوا
کوئی پنہاں ہُوا لمحہ کہ تھا پیدا لمحہ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جانا تو چاہیں اُنسِ نبی ﷺ کے ضابطے
دیکھتے ہی روضۂ سرکار ﷺ کو گردن جُھکے
جن بھی بختوں پہ ہوں لطف و کرم سرکار ﷺ کے
نت نئے لائیں وہ مضموں اور ردیفیں، قافیے
سیرتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ کے لکھو واقعے
متنِ الفت پر عقیدت کے لگا کر حاشیے
دل کڑا کر کے نبی ﷺ کے شہر سے ہو آیئے
اڑچنیں بے شک بہت ہوں، کوس بے شک ہوں کڑے
لازماً "صَلِّ عَلٰی اَحْمَد" سے کیجے رابطے
فجر سے پہلے کسی دن اور کسی دن، دن ڈھلے
پائے گا وہ، جو بھی چاہے گا خدائے پاک سے
دے تو کوئی اُس کو سرکارِ جہاں ﷺ کے واسطے
آپ ہیں تیار تو تیار پائیں گے مجھے
مل کے چلتے ہیں مدینے، ہاتھ آگے لایئے

←

ساتھ پائے گا پیمبر ﷺ کے کرم کے آسرے
ساتھ دے قسمت تو بندہ شہرِ آقا ﷺ میں مَرے
بھیک ملتی ہے بھی بخت آدمی کو آپ ﷺ سے
خالقِ عالم شمار ایسوں میں میرا بھی کرے
نُدرتِ افکار کے جو ساتھ ہوں کچھ حوصلے
کیجیے سیرت نگاروں کے بھی جائز تجزیے
دور رکھنا چاہتے تھے وہ ہمیں تفریق سے
کیوں خدا جانے، بنے آقا ﷺ کی اُمّت میں دھڑے
ہو خطاؤں کا، گناہوں کا کوئی پُتلا بھلے
پائے گا محمودؔ وہ اُنسِ پیمبر ﷺ کے صلے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قوسین سے بنے جو محبت کے دائرے
قائم ہیں اُن سے ربّ و پیمبر ﷺ میں رابطے

وردِ درود کے رہے جاری جو سلسلے
آسان ہو گئے ہیں مدینے کے راستے

میزان کے لیے ہیں نتیجے قیاس کے
سرکار ﷺ کی مُشاورت سے ہوں گے فیصلے

شقّ القمر یا رجعتِ خورشید صرف کیا
ہیں لاتعُد رسولِ مکرّم ﷺ کے معجزے

کام آئے گا یہاں وہاں آقا ﷺ کا آسرا
ہیں بے اساس اور جہاں بھر کے آسرے

اِسرا کی شب کے کیا کوئی اسرار جانتا
قربت کا تھا مقام کہیں عرش سے پرے

محمودؔ ہو قلم پہ ہمیشہ نبی ﷺ کی نعت
لب پر رہیں ہمیشہ پیمبر ﷺ کے تذکرے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہیں اندوہ و اَلم کا جو مُداوا ہم تم
حُبِّ آقا ﷺ کا رکھیں ہاتھ میں جھنڈا ہم تم

طاعتِ سرورِ عالم ﷺ سے جو منہ موڑا ہے
کیوں نہ اقوامِ زمانہ میں ہوں رُسوا ہم تم

ٹکڑا آقا ﷺ کے درِ پاک سے لے سکتے ہیں
اپنی بدبختی سے کیوں ہوں سگِ دُنیا ہم تم

نعت کہنے کا مزا ہے تو اسی صورت میں
جاہ و رُتبہ کی نہ رکھیں کبھی پروا ہم تم

رکھیں ہونٹوں کو بھی مصروفِ درودِ آقا ﷺ
اسمِ سرور ﷺ کی کریں ہاتھ سے املا ہم تم

بات تو جب ہے، کوئی عامرِ چیمہ" نکلے
اپنے آقا ﷺ کے زبانی تو ہیں شیدا ہم تم

آؤ محمودؔ کریں ربِّ دو عالم سے دعا
لطفِ آقا ﷺ سے ہوں مدفونِ مدینہ ہم تم

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے جو ہر دشمنِ سرکار ﷺ سے یاری اپنی
یہ تو بدقسمتی ساری ہے ہماری اپنی

راہِ سرکار ﷺ سے جن لوگوں نے اغماض کیا
منزلیں بھول نہ جائیں کہیں راہی اپنی

دیکھا جب روضۂ سرکار ﷺ مری آنکھوں نے
دل کے ہونٹوں نے نظر پیار سے چُومی اپنی

طاعتِ سرورِ کونین ﷺ کا رستہ پکڑا
رُستگاری ہوئی اس طرح یقینی اپنی

جب خلاف آقا ﷺ کے فرمان کے، فرقوں میں بٹے
ہم نے کی اپنے ہی ہاتھوں سے تباہی اپنی

خودکو مصروف رکھا "صلِّ علیٰ" میں اُس نے
بہتری دل سے کسی نے بھی جو چاہی اپنی

معصیت کار سب آ جائیں گے اُس کے نیچے
میرے سرکار ﷺ نے پھیلائی جو کملی اپنی

←

جب بھی آقا ﷺ کے وسیلے سے گزارش کی ہے
ہو ہی جاتی ہے خطاؤں سے معافی اپنی

فضلِ خلّاقِ عوالم سے ہوئی جاتی ہے
حاضری اپنی مدینے میں، حضوری اپنی

رب تو محبوب ﷺ کی مرضی کو اہم کہتا تھا
پھر بھی سرکار ﷺ نے فرمائی نہ مرضی اپنی

حفظِ ناموسِ پیمبر ﷺ میں وہ عامرؒ نکلا
جان دینے کے لیے جس کی تھی مرضی اپنی

جلد محمودؔ پہنچ نزدِ بقیعِ غرقد
چھُوٹ جائے نہ کہیں سانس کی ڈوری اپنی

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاکِ طیبۂ اقدس کو گر آشنا پاتے
عرش تک پہنچنے کا آپ راستہ پاتے

باغِ ذکرِ سرور ﷺ کو ایسا جاں فزا پاتے
غنچے اپنے ذہنوں میں اُنس کے کھلا پاتے

رحمتِ خدا یہ ہے، فضلِ مصطفیٰ ﷺ یہ ہے
یاد کرتے خالق کو، لطف آپ ﷺ کا پاتے

قربتوں کی صورت کا کچھ پتا اگر چلتا
ہم ملاتے قوسوں کو، اور دائرہ پاتے

حاضری یقینی ہے سب درود خوانوں کی
راہ یہ جو لے لیتے، آپ طیبہ جا پاتے

کاہ کی طرح خود کو ہلکا پھلکا گر رکھتے
خاکِ شہرِ سرور ﷺ کو لوگ کہربا پاتے

نعت سن کے لے چلتے خُلد کی طرف مجھ کو
حشر کے سپاہی گو میری سَو خطا پاتے

←

جا پہنچتے جو عاصی قریۂ پیمبر ﷺ میں
درگزر کا ہر غرفہ اُس جگہ کھلا پاتے

کھانے کو تو کھاتے ہو، جو کھجور مل جائے
برنی اور صفاوی کا طُرفہ ذائقہ پاتے

زندگی کی سانسوں سے اس کا جب تعلق ہے
کس طرح سے ہم اُن کے لطف کو بھلا پاتے

حرمتِ پیمبر ﷺ پر جان وار سکتے تھے
گر رشید خالق سے شیوۂ وفا پاتے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوکھٹ نبی ﷺ کی اس طرح بھی سُود مند ہے
جو سر خمیدہ ہے یہاں، وہ سربلند ہے
اللہ کے لیے بھی پسندیدہ ہے وہی
اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کو جو کچھ پسند ہے
بے شک نگاہِ ربِّ علا میں تُو آ گیا
الطافِ مصطفیٰ ﷺ سے اگر بہرہ مند ہے
ذکرِ حضور ﷺ سے ہے میسّر سکُوں یہاں
عُقبیٰ کے واسطے بھی یہی سُود مند ہے
اسمِ حضورِ پاک ﷺ وظیفہ بنایئے
ہر شخص کے لیے یہ نصیحت ہے، پند ہے
جس کے عمل میں تھی نہ محبّت رسول ﷺ کی
اس کے لیے تو ہر درِ فردوس بند ہے
محمودؔ ہُوں قسم بخدا، اس پہ مُفتخر
غیرِ حبیبِ رب ﷺ کی ثنا ناپسند ہے

☆☆☆

۳

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھنی ہو جو شاعری کمتر
ماسوا نعت کے، سبھی کمتر
ذرّۂ خاکِ شہرِ سرور ﷺ سے
ماہ و خُور کی ہے روشنی کمتر
طیبہ سے اور دُنیا کی ساری
دل نشینی و دل کشی کمتر
ہے مقامِ رسولِ اعظم ﷺ سے
دُنیوی ساری آگہی کمتر
اِتباعِ حضور ﷺ برتر ہے
اور ہر اک کی پیروی کمتر
واسطہ جس میں ہو نہ آقا ﷺ کا
ایسی ہر اک کی دوستی کمتر
یادِ سرور ﷺ سے جتنا غافل ہو
اُتنا ہوتا ہے آدمی کمتر

☆☆☆

۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی بندہ اگر بقا چاہے
شہرِ سرکار ﷺ میں قضا چاہے

جو کوئی رب سے رابطہ چاہے
وہ پیمبر ﷺ کا واسطہ چاہے

تم بھی تو مرضیِ نبی ﷺ پہ چلو
خود خدا آپ ﷺ کی رضا چاہے

اسمِ سرکار ﷺ کو وظیفہ کرے
سب عوارض سے جو شفا چاہے

جو سنا لے حضور ﷺ کو نعتیں
کیوں وہ دنیا سے ''واہ وا'' چاہے

اُمّتی وہ نبی ﷺ کا سچّا ہے
جو ہر اک شخص کا بھلا چاہے

دل مِرا بعدِ مرگ بھی لوگو
قربِ محبوبِ کبریا ﷺ چاہے

جو خدا چاہے، مصطفیٰ ﷺ چاہیں
جو نبی ﷺ چاہیں، وہ خدا چاہے

اگلی دُنیا میں اس جہاں کی طرح
میرا دل اُن ﷺ کا آسرا چاہے

وردِ ''صلِ علیٰ'' نہ وہ چھوڑے
جو کسی درد کی دوا چاہے

یہ تمنا مرے حضور ﷺ کی ہے
کوئی مت بھائی کا بُرا چاہے

میں کہوں، پیار آپ کا چاہوں
پوچھیں جب مجھ سے وہ کہ کیا چاہے

نعت محمود کہنے کی خاطر
اپنے خالق سے حوصلہ چاہے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا ﷺ ہیں قابلِ مدحت
میں ہُوں بچپن سے مائلِ مدحت

جو ہو بندہ رسولِ اکرم ﷺ کا
کب ہو اور کیوں ہو غافلِ مدحت

مدحتِ مصطفیٰ ﷺ پسندِ خدا
حرفِ خلّاق حاصلِ مدحت

جس نے "صلِّ علیٰ" شعار کیا
پا ہی لے گا وہ منزلِ مدحت

جو ہُوا بحرِ شعر کا پیراک
پا ہی لے گا وہ ساحلِ مدحت

کعبؓ و حسّانؓ و جامیؒ و محسنؒ
نامور ہیں عنادلِ مدحت

رحمتِ ربِّ کائنات سے ہے
ذوقِ محمودؔ حاملِ مدحت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قُبّۂ حضور ﷺ کی شادابی مستقل
ہر اور تازگی تو ہُوئی تارِ عنکبُوت

اب تو رسول ﷺ کے درِ دولت پہ ہوں رہا
اب میری مفلسی تو ہوئی تارِ عنکبوت

ہے دلپذیری دائمی نعتِ حضور ﷺ سے
دُنیا کی دلکشی تو ہوئی تارِ عنکبوت

ٹوٹے نبی ﷺ کے شہر میں یہ تو زہے نصیب
اب ڈوری سانس کی تو ہوئی تارِ عنکبوت

کرتے ہو انحصار جو اس پر تو جان لو
کافر سے دوستی تو ہوئی تارِ عنکبوت

مسرُور وہ ہے جس کو محبّت نبی ﷺ سے ہے
دُنیا کی ہر خوشی تو ہوئی تارِ عنکبوت

جب چھُو لیا ہے دامنِ رحمت مآب ﷺ کو
اپنی ہر اک کمی تو ہوئی تارِ عنکبوت

محمودؔ حُبِّ سرورِ دیں ﷺ کو ثبات ہے
بے اصل عاشقی تو ہوئی تارِ عنکبُوت

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصی ملا، یا کوئی ہمیں متقی ملا
بھیگا ہوا مدینے میں ہر آدمی ملا

دولت کدے پہ آپ ﷺ کے جو شخص بھی ملا
اُس کو جنوں کا نسخۂ فرزانگی ملا

خدّام جو نبی ﷺ کے تھے، مخدوم بن گئے
دریوزہ گر بھی آپ ﷺ کا، ہم کو سخی ملا

فی الفور ہم نے اس کو گلے سے لگا لیا
حُبِّ رسولِ پاک ﷺ کا جو ایلچی ملا

جس نے بھی دیکھا روضۂ محبوبِ کبریا ﷺ
صرف اُس کو ہی قبالۂ دیدہ وری ملا

یہ ان کے در کو دیکھنے والوں کا حال تھا
دیکھا جو گوشہ چشم کا، وہ شبنمی ملا

لطفِ خدا سے بخششِ محمودؔ کے لیے
آقا ﷺ کے در پہ لمحۂ شرمندگی ملا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جس کو نقشِ کفِ پائے مصطفیٰ ﷺ نہ ملا
وہی تو ہے جسے جنّت کا راستہ نہ ملا

نہ کوئی آسرا اُس کے لیے کہیں پہ تھا
وہ جس کسی کو پیمبر ﷺ کا آسرا نہ ملا

نہ جس کی منزلِ مقصود تھی مدینہ، اسے
رہِ ادب نہ ملی، راہِ اِتّقا نہ ملا

براہِ راست ہے رب تک رسائی ناممکن
جسے نبی ﷺ نہ ملے، اُس کو کبریا نہ ملا

درود نقش نہ لب پر ہوا صباح و مسا
نہ وِرد یہ ہوا راسخ تو مُدّعا نہ ملا

نہ جس کسی نے حقوقُ العباد پورے کیے
اسے ملے نہ حبیبِ خدا ﷺ، خدا نہ ملا

حصولِ زر کا ذریعہ جو نعت کو سمجھے
ہمارا اس کا تعلّق کا سلسلہ نہ ملا

←

سمجھ سکی نہ اگر فکر رمزِ "اَوْ اَدْنیٰ"
تو گویا عشق و محبّت کا ضابطہ نہ ملا

کمی ہوئی ہو جہاں پر ثنائے سرور ﷺ میں
ہمیں تو ایسا کوئی ایک واقعہ نہ ملا

نہ ان میں فرق ہی محمودؔ کو نظر آئے
خدا کو اور نبی ﷺ کو تُو یوں ذرا نہ ملا!

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شروع کرنا عبادت درود سے پہلے
کہ دل ہو صاف قیام و قعود سے پہلے

یہ بات جب کی ہے جب ذوالجلال تنہا تھا
ظہور آقا ﷺ کا تھا ہست و بُود سے پہلے

قبولِ ربّ و پیمبر ﷺ ہے اس کی نیّت بھی
اجابت آتی ہے وردِ درود سے پہلے

مدد ضرور کریں گے حضور ﷺ اُمّت کی
ہو بے تعلّقی اپنی یہود سے پہلے

جہاں میں نیوِ سخاوت کی آپ ﷺ نے ڈالی
وجودِ جُود نہ تھا ان کے جُود سے پہلے

تمام نعت گو چلتے ہیں رب کی سُنّت پر
ہوئی ہے نعت جو ربِّ ودود سے پہلے

حضور ﷺ تیری محبّت قبول کر لیں گے
ہو دُور خواہشِ نام و نمود سے پہلے

←

نبی ﷺ ہیں اوّلِ تخلیقِ خالقِ عالم
کوئی نہ شے تھی نبی ﷺ کے وجود سے پہلے
گھٹائیں چھائی تھیں ظُلمات کی زمانے میں
رسولِ ہر دو جہاں ﷺ کے ورود سے پہلے
قلم ضرور اُٹھانا رشیدؔ نعت کی خاطر
مگر ہو علم کچھ اِس کی حدود سے پہلے

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کرے کوئی نبی ﷺ کی زندگی کی ہمسری
ظلمتیں کیسے کریں گی روشنی کی ہمسری
جنتیں دُنیا میں جتنی ہیں، وہ کر سکتی نہیں
شہرِ آقا ﷺ میں رسائی کی خوشی کی ہمسری
باغِ حُبِّ مصطفیٰ ﷺ میں فضلِ رب سے جو کھلی
کرتے گلشن دہر کے کیا اُس کلی کی ہمسری
علم ہے جن کو نہیں تخلیق کوئی آپ سی
ڈھونڈتے ہی کس لیے ہیں وہ نبی ﷺ کی ہمسری
ہو اگرچہ حاتمِ طائی سے بھی کوئی بڑا
کیسے کر سکتا ہے طیبہ کے سخی ﷺ کی ہمسری
جس میں مدحِ سرورِ کون ومکاں ﷺ کے پھول ہوں
کیا غزل کر لے گی ایسی شاعری کی ہمسری؟
جاں ہتھیلی پر رکھی اور مارا شاتمِ نابکار
کر سکے گا کس کا جی عامرؒ کے جی کی ہمسری
دیکھ کر محمودؔ چوکھٹ سامنے سرکار ﷺ کی
گفتگو کرتی نہیں ہے خامشی کی ہمسری

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کا اشارہ ہو جس کی رہائی کو
درکار اس کو اور کیا ہو گا صفائی کو

"صلِّ علیٰ" کے وِرد کی خاطر ملی زباں
خامہ ملا حضور ﷺ کی مدحت سرائی کو

یہ بھی کرم ہے میرے خدائے کریم کا
کرتا ہوں کچھ نہ کچھ تو مدینے رسائی کو

خلاقِ دو جہاں نے کیا ہے جہان میں
سرکار ﷺ کا ظہور بشر کی بھلائی کو

روزِ نشور رکھنا زباں پر درودِ پاک
رضواں کو آتے دیکھنا تم پیشوائی کو

موزوں تریں ہے، دیکھ لو شاہی بھکاریو!
مسکن نبیِ ہر دوسرا ﷺ کا گدائی کو

آقا ﷺ کی شان میں جو کرے گا ذرا کمی
تیّار اس کے ساتھ ہے احقر لڑائی کو

محمودؔ تجربہ ہے کہ مشکل ترین ہے
برداشت کرنا شہرِ نبی ﷺ کی جدائی کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حبیبِ رب ﷺ نے فرمایا ہے جو جو کام کرنے کو
عمل ان پر ضروری جاننا حالت سُدھرنے کو

مقدّر جاگنے پر آئے اور چہرہ نکھرنے کو
جو چوکھٹ مل سکے سرکار ﷺ کی پیشانی دھرنے کو

ہرن الفت کا چاہے گا مدینے میں ٹھہرنے کو
چراگاہِ وِلا میں اُس کو چھوڑا ہم نے چرنے کو

درودِ سرورِ کونین ﷺ کا، اسمِ پیمبر ﷺ کا
وظیفہ لابدی سمجھو مقدّر کے سنورنے کو

بفضلِ خالقِ ہر دو جہاں آمادہ پائی ہے
سکینت ذکرِ آقا ﷺ کے سبب دل میں اترنے کو

کمی پائی ہے حُبِّ سرورِ کونین ﷺ کی جس میں
قیامت کا تو ہنگامہ ہے اُس بندے کے ڈرنے کو

حقیقت میں حیاتِ جاودانی اُس کو ملتی ہے
جو ہو تیّار اُن ﷺ کے نام پر محمودؔ مرنے کو

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو لب پہ محسنِ انسانیت ﷺ کی بات نہیں
تو سچ ہے یہ کہ یہ انسانیت کی بات نہیں

رسولِ پاک ﷺ کا لطف و کرم ہے ہر اک پر
یہاں کسی کی بھی محرومیت کی بات نہیں

ہر اک خطا سے انھیں رب نے پاک رکھا تھا
یہ کیا حضور ﷺ کی معصومیت کی بات نہیں

شفاعت آقا و مولا ﷺ کی کام آئے گی
حصولِ خلد کسی اہلیت کی بات نہیں

ہماری سرزنش میں یا کہ رستگاری میں
ہے عفو و درگزر کی، معصیت کی بات نہیں

مداہنت سے نہیں واسطہ بہ فیضِ نبی ﷺ
ہمارے لب پہ کبھی مصلحت کی بات نہیں

نبی ﷺ کی نعت تو فی الواقع اک عبادت ہے
یہ جلبِ جاہ کی یا منفعت کی بات نہیں

نبی ﷺ کا دین مکمل نظام ہے محمودؔ
نبی ﷺ کے دین میں جمہوریت کی بات نہیں

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتا ہوں عقیدت سے سروکار ہمیشہ
ہے راہنما مدحتِ سرکار ﷺ ہمیشہ

ہم جب بھی مدینے کو گئے تشنہ لبی میں
پایا ہے عطا کا یمِ زخّار ہمیشہ

یہ حکم نکلتا ہے "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ" سے
سرور ﷺ کا رکھو سامنے کردار ہمیشہ

گھر ہو کہ وہ بازار ہو، خلوت ہو کہ جلوت
آقا ﷺ کا ہے روضہ سرِ ابصار ہمیشہ

احکامِ پیمبر ﷺ پہ عمل جو نہیں کرتے
پائیں گے نہ کیوں نکبت و ادبار ہمیشہ

تکریمِ پیمبر ﷺ میں کمی جن سے ہوئی ہے
میں ان سے ہوں آمادۂ پیکار ہمیشہ

سمجھے ہیں جو اہمیتِ ناموسِ پیمبر ﷺ
جاں دینے کو رہتے ہیں وہ تیّار ہمیشہ

←

ارباب محبت کی نگاہوں میں رہے ہیں
میں نے جو کہے نعت کے اشعار ہمیشہ

ہم بچتے رہے، اپنے پیمبر ﷺ کے کرم سے
ابلیس تو تھا در پئے آزار ہمیشہ

وہ لوگ جنھیں اپنے پیمبر ﷺ سے ہے الفت
ہیں نشۂ اخلاص سے سرشار ہمیشہ

یوں دیتے رہے آمدِ سرور ﷺ کی بشارت
نبیوںؑ نے رکھا سامنے اقرار ہمیشہ

ہر خادمِ سرور ﷺ سے تعلّق ہو وفا کا
ہر دشمنِ سرکار ﷺ کو للکار ہمیشہ

محمودؔ مرا آقا و مولا ﷺ کی ثنا میں
علّامہ بُوصیریؒ رہے معیار ہمیشہ

☆☆☆

''جہانِ حمد'' کا علامہ اقبال حمد و نعت نمبر طاہر سلطانی کی ادارت میں شائع ہو گیا ہے۔
''جہانِ حمد'' کا سولہواں شمارہ ''علامہ اقبال حمد و نعت نمبر'' ۵۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

ممتاز و معروف قلمکار ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مرحوم، ڈاکٹر فرمان فتحپوری، ڈاکٹر خالد علوی، ڈاکٹر یحییٰ نشیط، ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر ریاض مجید، خواجہ رضی حیدر، پروفیسر اکرم رضا، پروفیسر اقبال نجمی، پروفیسر افتخار اجمل شاہین، پروفیسر معظم علی امجد، مہر وجدانی، تنویر پھول، طاہر سلطانی، شبیر انصاری، اصغر کاظمی، ندیم ہاشمی کی تحریروں سے مزین ہے۔
اس کے علاوہ نامور شعراء کا منظوم نذرانۂ عقیدت بھی شامل ہے۔
بالخصوص گوشۂ نذرِ اقبال میں حضرت صبا اکبرآبادی، رئیس امروہوی، ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی، عارف منصور، غالب عرفان، تنویر پھول، طاہر سلطانی، شارق بلیاوی، محسن علوی اور پروین جاوید کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

پتا: 38/26 بی ون ایریا۔ لیاقت آباد کراچی۔ 75900 — Cell: 0300-2831089

آیندہ شمارے

دسمبر ۲۰۰۶	صدائے نعت
جنوری ۲۰۰۷	منہاجِ نعت

زیرِ نظر شمارہ ستمبر/اکتوبر کا مشترکہ ہے